Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۹ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۰ نبوت ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۰ نومبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۶۴

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

اُس جہان کی تیاری اسی جہان میں کرو

جو اس جہان میں روحانی طور پر اندھا ہے وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہوگا

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ۝ (بنی اسرائیل: ۷۳)

ترجمہ:- اور جو اِس (دنیا) میں اندھا رہے گا وہ آخرت میں (بھی) اندھا ہوگا اور (اسی طرح وہ) اپنے (طور اور) طریق میں سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ ۔ (مسلم کتاب الجنۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ خواہشات سے گھری ہوئی ہے اور جنت مشکلات سے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"..... انسان کو چاہیئے کہ ..... نمازوں میں بالحاح دعا کرے اور تمنا رکھے کہ وہ بھی اُن لوگوں میں سے ہو جاوے جو ترقی اور بصیرت حاصل کر چکے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ اِس جہان سے بے بصیرت اور اندھا اُٹھایا جاوے۔ چنانچہ فرمایا مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى کہ جو اِس جہان میں اندھا ہے وہ اُس جہان میں بھی اندھا ہے جس کی منشاء یہ ہے کہ اُس جہان کے مشاہدہ کے لئے اسی جہان سے ہم کو آنکھیں لے جانی ہیں۔ آئندہ جہان کو محسوس کرنے کے لئے جو اس کی طیاری اسی جہان میں ہوگی۔ پس کیا یہ گمان ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ کرے اور پورا نہ کرے۔

اندھے سے مراد وہ ہے جو رُوحانی معارف اور رُوحانی لذّات سے خالی ہے۔ ایک شخص کورانہ تقلید سے کہ مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو گیا، مسلمان کہلاتا ہے دوسری طرف اسی طرح ایک عیسائی عیسائیوں کے ہاں پیدا ہو کر عیسائی ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے شخص کو خدا، رسولؐ اور قرآن کی کوئی عزّت نہیں ہوتی۔ ..... اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ایسے شخص کی رُوحانی آنکھ نہیں۔ ..... غرض اللہ تعالیٰ نے سکھلا دیا ہے کہ میں تو دینے کو تیار ہوں اگر تُو لینے کو تیار ہے۔ بس یہ دعا کرنا ہی اِس ہدایت کو لینے کی تیاری ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ نبوت/نومبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منوّر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح بخیر و عافیت رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

خاکسار کے بڑے لڑکے عزیزم مجید احمد کامران طالب علم سال اوّل ٹی۔ آئی کالج ربوہ کی بائیں آنکھ کا پچھلے ہفتے میو ہسپتال لاہور میں آپریشن ہوا ہے ابھی تک ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب و بزرگانِ سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

یوسف سلیم ملک
انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

خاکسار کی بھانجی عزیزہ طاہرہ شمیم نے ایم۔ بی بی ایس کا آخری امتحان اللہ تعالیٰ کے فضل سے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور ہر کامیابی کو اس کے لئے، ہمارے خاندان کے لئے اور سلسلہ کے لئے برکات کا موجب بنائے۔

عزیزہ خاکسار کی ہمشیرہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اور برادرم سلطان احمد طاہر صاحب کی بیٹی ہے۔

(نسیم سیفی۔ ربوہ)

مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کی بیٹی عزیزہ امۃ الرفیق طاہرہ جو میرے بیٹے عزیزم کریم احمد طاہر کی اہلیہ ہیں آج کل لیبیا میں مقیم ہیں۔ ان کے ایک بازو میں کافی عرصہ سے درد ہے اور ساتھ ہی جھٹکیں بھی بہت آتی ہیں۔ احبابِ کرام عزیزہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

روشن الدین
گول چوک اوکاڑہ ضلع ساہیوال)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں۔ آپ کو بہرحال ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع ضیاء الاسلام

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۹ر ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ
۲۰ر نبوت ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان کا اصل مفہوم اور اطاعت کی بنیادی اہمیت

قرآن مجید کی رُو سے ایمان محض اقرار باللسان کا نام نہیں ہے بلکہ ایمان میں اطاعت کا مفہوم از خود شامل ہے۔ اسی لئے اگر اقرار باللسان میں اطاعت شامل نہ ہو تو پھر ایسا زبانی کلامی ایمان عند اللہ ایمان شمار نہیں ہوتا۔ ایسا نام کا مومن عرف عام میں تو مومن کہلا سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مومن نہیں ہوتا۔ اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں کی ہے۔ چنانچہ وہ مومنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اِنَّمَا يُؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (السجدہ آیات ۱۶، ۱۷)

ترجمہ:- ہماری آیتوں پر تو وہی لوگ ایمان لاتے ہیں (یعنی وہی لوگ حقیقی مومن شمار ہوتے ہیں) کہ جب ان کو ان (آیات) کے متعلق یاد دلایا جاتا ہے تو وہ سجدہ کرتے ہوئے زمین پر گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف اور تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے اور (راتوں کو تہجد کے لئے) ان کے پہلو ان کے بستروں سے الگ ہو جاتے ہیں اور وہ اپنے رب کو اس کی ناراضگی سے بچنے کے لئے اور اس کی رحمتوں کو حاصل کرنے کے لئے پکارتے ہیں اور جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے اس میں سے وہ خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔"

ان آیات سے ظاہر ہے کہ جو لوگ ایمان لانے کے بعد احکام الٰہی بجا لانے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے، اس کی تسبیح و تحمید میں مشغول نہیں رہتے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر اس کی ناراضگی سے بچنے اور اس کی رحمتوں کو جذب کرنے کے لئے اسے نہیں پکارتے اور اپنی صلاحیتوں، استعدادوں، عقل و دانش، علم و ہنر اور مال وغیرہ کو خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مومن نہیں ہوتے۔ اسی لئے اگلی آیت میں اس نے واضح کیا ہے کہ احکام الٰہی کی اطاعت کرنے والے یعنی مومن اور اطاعت سے روگردانی اختیار کرنے والے یعنی فاسق برابر نہیں ہو سکتے دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا يَسْتَوٗنَ ۝ (السجدہ آیت ۱۹)

ترجمہ:- کیا جو شخص مومن (یعنی اطاعت گزار) ہو اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اطاعت سے باہر نکل جائے؟ وہ (دونوں) ہرگز برابر نہیں ہو سکتے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نافرمان کے بالمقابل اطاعت گزار کے لئے مومن کا لفظ استعمال کر کے صاف ظاہر کر دیا ہے کہ مومن وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کو لازم پکڑنے والا ہو۔ جو شخص ایمان لانے کے بعد اطاعت نہیں کرتا وہ خدا کی نگاہ میں مومن نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو مومنوں کی فہرست سے الگ کرتے ہوئے اس کے لئے فاسق کا لفظ استعمال کیا ہے۔ اس آیت سے دو اور دو چار کی طرح صاف عیاں ہے کہ ایمان میں اطاعت کا مفہوم از خود شامل ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ یہ نہ کہتا کہ اطاعت سے باہر ہونے والا مومن جیسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس اصل چیز جس سے کسی کا مومن ہونا پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے احکام الٰہی کی اطاعت ہے۔ اگر ایک شخص صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کا اطاعت گزار ہے تو وہ خدا کی نگاہ میں ضرور مومن ہے۔ اسی لئے کسی کے ایمان کا فیصلہ خدا ہی کر سکتا ہے اور ہر لحاظ سے صحیح اور کانٹے کی تول پورا اترنے والا فیصلہ اُسی کا ہو سکتا ہے۔

پس ہمیں سب سے زیادہ فکر اس بات کی کرنی چاہیئے کہ ہم اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ پر بڑھ چڑھ کر عمل کرنے والے ہوں۔ اور یہ کہ ہماری کوئی حرکت اور سکون اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف نہ ہو۔ یہی وہ امر ہے جس کی طرف سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بار بار توجہ دلائی ہے اور ہمیں اپنی قوت قدسیہ کی مدد سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے انتہائی اہم اور بنیادی وصف سے متصف کیا ہے۔ جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھیں گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا اور اس کے رسول کے فرمودے پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ بہتری اسی میں ہے۔" (الحکم ۱۲ر مئی ۱۸۹۹ء)

ہر مرحلے پہ اُس نے سہارا دیا تو ہے

کوئی نہیں جو اپنا جہاں میں، خدا تو ہے
مشکل میں اپنے ساتھ وہ مشکل کشا تو ہے

اپنے بھی آج غیر ہوئے ہیں تو کیا ہوا
صد شکر ہے الٰہی ترا آسرا تو ہے

دیکھیں تو یہ برستی ہے اب کے کہاں کہاں
چھائی فلک پہ رحمت حق کی گھٹا تو ہے

شکرِ خدا خوشی بھی اب آنے لگی ہے راس
تو یہ مری کا مجھ کو صلہ کچھ ملا تو ہے

دیکھ اے ندیم کتنی حسیں ہے یہ کائنات
شہکار کبریا یہی ارض و سما تو ہے

مانا کہ میں ملک نہیں واعظ، مگر یہ سچ
میرا وجود مظہرِ ربِّ علیٰ تو ہے

دل مبتلائے غم ہو تو خالق کو یاد کر
ہر حال میں مفید یہی اک دوا تو ہے

کہتا ہے کون ساتھ ہمارے نہیں خدا
ہر مرحلے پہ اُس نے سہارا دیا تو ہے

مانگیں خدا سے دوستو اب اور کیا بھلا
در اُس کی رحمتوں کا، وہ دیکھو کھلا تو ہے

شاید کہ ہو چکی ہے بہاروں کی ابتدا
مہکی ہوئی سی صحنِ چمن کی فضا تو ہے

چلنے لگی ہے مغربِ مُردہ کی نبض پھر
آخر دعا کا اپنی اثر کچھ ہوا تو ہے

جس سے مشامِ جان کو ملتی تھی تازگی
دیں کے چمن میں وہ گلِ رعنا کھلا تو ہے

اہلِ جہاں کو جس کا تھا صدیوں سے انتظار
بستی میں قادیان کی وہ آ چکا تو ہے

ادیانِ باطلہ پہ محمدؐ کے دین کو
غالب جہاں میں کر کے وہ دکھلا گیا تو ہے

صدیق تک رہے ہیں وہ اب اور کس کی رہ
موعود تھا جو مہدیؑ یہی میرزا تو ہے

(محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلیبی موت سے نجات پانے والا پیغمبر

رسالہ "تصلیب مسیح" پر ایک نظر

مکرم شیخ عبد القادر صاحب ۲۱۵ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

(۳)

حضرت مسیح کی امت کہاں گئی؟

طیب سلیم صاحب لکھتے ہیں:-

"نعوذ باللہ (حضرت مسیح نے ہندوستان) پہنچ کر یہ کہا کہ میرے خدا میری توبہ میں ایسی موت سے باز آیا جس میں لوگ صلیب پر چڑھا دیں۔ آخر کیا وجہ تھی کہ یہاں پر ایک بھی ان پر ایمان نہ لایا جبکہ وہاں (جہاں تین سال بسر کئے تھے یعنی مغرب میں) اتنے لوگ ان پر ایمان لے آئے اور ادھر ادھر پھیل گئے۔"

اس سوال کا اصولی جواب ہم دے چکے ہیں۔ مزید یہ عرض کرنا ہے کہ طیب سلیم صاحب اپنے بشپ ڈاکٹر ینگاسا کی تحقیق کو بھول گئے۔

حاصل تحقیق ان کی کتاب ہے جس کا نام ہے۔

"رسولوں کے نقش قدم پر"

جس میں انہوں نے قرون اولے کے حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ ہندوستان کے شمال مغرب میں عیسائیت موجود تھی بخت نول کے عہد میں بھی یہاں عیسائی موجود تھے تو، حواری اور ان کے شاگردوں نے عیسائیت کی داغ بیل ڈالی تھی۔ حوادثات زمانہ میں یہ پودا ناپید ہو گیا۔ اگر تو لاکھ عیسائی کلیۃً ناپید ہو سکتے ہیں تو ان کے آقا کی تشریف آوری پر اگر اخفاء کا پردہ پڑ گیا تو یہ کونسی بعید از قیاس بات ہے یہاں جو عیسائی ہوئے وہ پہلے بدھ مذہب میں چلے گئے۔ ہندو مذہب کی یورش میں دب گئے۔ بالآخر رحمۃ للعالمین کے پیدا کردہ روحانی انقلاب میں جذب ہو کر تحلیل ہو گئے۔

تاریخ افاغنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانوں کا سلسلہ نسب بنی اسرائیل سے ملتا ہے۔ روایتوں کے سلسلۂ نسب میں پہلے عبرانی بزرگوں کے نام ہیں۔ پھر ہندو نام۔ اس کے بعد بدھ نام ہیں۔ مثلاً ملک گوتم۔ ملک راشوخ (اشوک) پھر اسلامی نام۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان ہونے سے پہلے یہاں کے بنی اسرائیل مختلف مذاہب میں سے گزرتے رہے۔ (تاریخ الافغان از الحاج محمد اسلم خان جدول ص۲۰۹)

عہد عتیق میں صاف لکھا ہے کہ دارائے اعظم کے جانشینوں کے عہد میں فارسی سلطنت کے صوبوں میں شمول ہندوستان بنی اسرائیل پھیلے ہوئے ہیں وہ آرامی بولتے اور آرامی حروف میں لکھتے ہیں۔ (صحیفہ آستر) ایران اور شمالی مغربی ہند کے بنی اسرائیل آج کہاں ہیں؟ اگر وہ غائب ہو سکتے ہیں تو رسول الی بنی اسرائیل کا صدیوں تک اگر اتہ پتہ نہیں ملا تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ آخر ان ہی بنی اسرائیل میں سے حضرت مسیحؑ نے اپنی امت بنائی تھی۔ ہاں اس خطۂ ارضی کے آثار بتاتے ہیں کہ کوئی قافلہ یہاں سے گزرا تھا۔ ان کے نقوش قدم جادۂ تاریخ میں ثبت ہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

۱۔ یہ ذکر ہو چکا ہے کہ تیسری صدی کے آخری ربع میں ساسانی دور کے کتبات ملے ہیں۔ ان میں سلطنت ایران کے مذاہب کا ذکر ہے۔ سندھ سے فرات تک یہ سلطنت وسیع تھی۔ بدھوں اور برہمنوں کے ساتھ "یہودو ناصرا" کا ذکر ہے کہ وہ یہاں آباد ہیں۔ ناصرا حضرت مسیح کی امت کا نام ہے۔ گویا ایران اور شمالی مغربی ہندوستان میں بنی اسرائیل بھی تھے اور امت ناصرا بھی۔

۲۔ تیسری صدی کی کتاب "اعمال توما" میں ہے کہ توما حواری ٹیکسلا میں تشریف لائے۔ یہاں ایک مضبوط کلیسیا قائم ہو گئی۔ بادشاہ اس کا بھائی اور دوسرے اہل دربار مرید یا معتقد ہو گئے۔ حضرت مسیح بھی ٹیکسلا میں آئے تھے۔ ان کی آمد کو ایک خواب کا رنگ دے دیا گیا۔ اصل صحیفہ ناپید ہے۔ خواب والا مضمون بعد کی رنگ آمیزی ہے۔ قریباً ۲۰۰ء میں مقدس ایرونیس نے لکھا کہ زندہ مسیح ہند میں توما کے پاس بھی تھا۔ لیکن اس روایت کو شکل یہ دے دی گئی کہ حضرت مسیح رب رسولوں کے ساتھ تھے تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو۔ کتاب "رسولوں کے نقش قدم پر" (از ولیم جی ینگ صفحہ ۳۸)

۳۔ دوسری صدی میں سکندریہ کا ایک عبرانی فلاسفر مدرسہ الہیات کا صدر تھا۔ اپنے دور میں عیسائیت کا سب سے بڑا عالم تھا۔ اس کا نام پن طینس PANTAENUS ہے۔ قافلوں کی زبانی اسے پتہ لگا کہ عبرانی عیسائی ہندوستان میں ہیں۔ وہ شوق ملاقات میں منزلیں مارتا ہوا (شمال مغربی) ہندوستان میں آیا۔ وہ حیران ہو گیا کہ نہ صرف یہاں عبرانی النسل عیسائی موجود ہیں بلکہ ان کے پاس عبرانی انجیل بھی ہے۔ جبکہ مغرب میں یہ انجیل ناپید ہے۔ اس عظیم الشان انکشاف پر پردہ ڈالنے کیلئے آبائے کلیسا نے یہ کہہ دیا۔ کہ یہ انجیل متی کی عبرانی انجیل تھی جو کہ برتملائی حواری ہندوستان میں چھوڑ آئے تھے۔ حالانکہ برتملائی سرے سے ہندوستان گئے ہی نہیں۔ وہ ارض حجاز میں گھومتے رہے۔ پن طینس انجیل عبرانیہ کا ایک نسخہ سکندریہ میں لے آیا۔ نہ صرف اسے چرچ نے ناپید کر دیا بلکہ پن طینس کے پیدا کردہ لٹریچر کا ایک ورق بھی محفوظ نہیں ہے۔ حیرانی ہے کہ کلیسیا کا سب سے بڑا عالم اور اس کی لکھی ہوئی ایک سطر بھی نہیں ملتی۔ صاف ظاہر ہے کہ پن طینس کے لٹریچر میں کسر صلیب کا سامان موجود تھا۔ جو کہ چرچ کے لئے ناقابل برداشت تھا۔

۴۔ دوسری صدی میں "بردیصان" ایک سریانی عالم، شاعر اور ریاست ادیسہ کے بادشاہ ابگر کا مصاحب خاص تھا۔ اس کا ایک ذومعنی فقرہ تاریخ میں محفوظ ہے۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت مسیح کی اپنی تشریف آوری کی وجہ سے بلاد شرقیہ میں جگہ جگہ عیسائیت پھیل گئی۔ ہند میں کشانوں کی سرزمین سے لے کر ایران میں جیلان تک ایک روحانی پود لگائی گئی۔ ایک نئی نسل تیار ہوتی ہے۔ جس کے عادات و خصائل دوسرے لوگوں سے بالکل مختلف ہیں۔ رومی چرچ نے بردیصان کا سریانی لٹریچر برباد کر دیا۔ ایک صحیفہ ملتا ہے اس کا نام "المقسوم" ہے المقسوم کو بردیصان کے شاگرد نے چرچ کے احتساب کے پیش نظر از سر نو مرتب کیا۔ چرچ کے مزاج کے خلاف حصہ کو حذف کر دیا۔ ایک ذومعنی فقرہ اس نے چھوڑ دیا۔

بلاد شرقیہ میں حضرت مسیح کی تشریف آوری کے لئے

In qunsequence of his own coming

کے الفاظ قابل غور ہیں۔

۵۔ چارسدہ کے کھنڈرات سے مقدس پطرس کا ایک چھوٹا مجسمہ برآمد ہو چکا ہے۔ جس کا فوٹو شائع شدہ موجود ہے۔ اصل مجسمہ کس نے غائب کر دیا۔ یہ مجسمہ قرون اولیٰ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ابتدائی عیسائیوں کا پتہ دیتا ہے

۶۔ تیسری صدی کے قطبات ایران میں ہے کہ سلطنت ساسانیہ میں بدھوں۔ برہمنوں اور یہود و ناصرا کو دبا دیا گیا۔ ان کی عبادت گاہوں اور مراکز کو برباد کر دیا۔ قرین قیاس ہے کہ اسی دور تعذیب میں حضرت مسیح کی امت ادھر ادھر منتشر ہو گئی

ان تاریخی حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ قرون اولیٰ میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی امت شمال مغربی ہندوستان اور ایران میں موجود تھی۔

ایک سو بیس سال عمر اور کلیسائے مغرب

طیب سلیم صاحب نے ایک سوال یہ کیا ہے کہ اگر حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس سال

ہوئی تو دوسرے عیسائیوں کو اس کا پتہ کیوں نہ لگا؟

جواباً گزارش ہے کہ پتہ تو لگا تھا لیکن یہ معلومات چرچ کے احتساب کی نذر ہوگئیں۔

۱۔ ایشیائے کوچک کے آبائے کلیسیا میں یہ خیال عام تھا کہ حضرت مسیحؑ طفولیت بچپن۔ جوانی۔ بڑھاپا۔ ہر دورِ زندگی سے گزرے۔ ان کی وفات بڑھاپے میں ہوئی۔ دوسری صدی کے آخری ربع میں یہ روایت مشہور تھی۔ اس زمانہ کے بشپ اور پولوس کے علم کلام کے ماہر ارینیوس نے اس روایت کو بالتفصیل پیش کیا ہے اسے صحیح مانا ہے۔ یہ بھی کہا ہے۔ کہ یوحنا حواری کے شاگردوں کا یہ عقیدہ ہے لیکن عالم مذکور نے ایک مضحکہ خیز تاویل کرکے روایت کا حلیہ بگاڑ دیا انہوں نے کہا کہ جوانی میں صلیب پانے والی روایت غلط ہے۔ جب حضرت مسیحؑ بڑھاپے کے دور میں داخل ہوئے تو اس وقت صلیبی موت سے مر گئے۔ پھر زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے۔ اس سے اندازہ لگائیے کہ بشپ صاحب کا کارنامہ کتنا شاندار ہے۔

۲۔ قرونِ اولیٰ میں چرچ کے احتساب کی وجہ سے علامتی زبان یا ذومعنی اسلوب میں سچی بات کہنے کی سعی کی گئی۔ اس قسم کے صحائف کو بھی تغیر و تبدل کے بعد ان کا حلیہ بگاڑ دیا گیا۔ لیکن سچائی ہزار پردوں میں مضمر موجود ہے مثلاً قرونِ اولیٰ میں ایک صحیفہ "رسول کی تعلیم" کے نام سے لکھا گیا۔ اس میں ہے کہ صلیب کے بعد حضرت مسیحؑ اپنے شاگردوں سے ملتے رہے ان کی گفتگو درج ہے۔ اس صحیفہ میں علامتی زبان میں ایک اشارہ ہے۔ کہ اس بات چیت میں حضرت مسیحؑ نے کہا کہ جب اوّل تا آخر ایک سو بیس سال ہوجائیں گے تو باپ مجھے لینے کے لئے آئے گا۔ اس صحیفے کو چرچ کے مزاج کے مطابق بنانے کے لئے دوبارہ لکھا گیا۔

یونانی سے ایتھوپیا اور قبطی میں ترجمہ ہوا۔ ترجمہ کے تقابل سے ظاہر ہے۔ کہ بہت کچھ تغیر و تبدل ہوا۔ ایک سو بیس کو ایک سو پچاس سال میں بدل دیا۔ عبارت اتنی مغلق اور پیچیدہ ہوگئی کہ اصل مضمون بین السطور میں مضمر ہوگیا۔ بہرکیف موجود الوقت حوالہ درج ذیل ہے۔

"پہلے پھل کی عید سے لے کر غلامی سے نجات کی عید تک جب سو اور بیس پورے ہوجائیں گے۔ تو اس وقت باپ آئے گا۔"

(New Testament Apocrypha by E. HENNECKE page 221-227)

آخر میں وضاحت ہے کہ باپ بیٹے کو لینے کے لئے آئے گا۔ یہ علامتی زبان ہے۔ حضرت مسیحؑ کی ولادت کو پہلا پھل کہا گیا۔ اور آپ کے مشن کی تکمیل کو غلامی سے نجات کی عید۔ کیونکہ آپ بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش کرنے ان کو مجتمع کرتے اور ان کی نجات کے لئے مبعوث ہوئے تھے گویا حضرت مسیحؑ کا دور مہد سے لحد تک ایک سو بیس سال پر پھیلا ہوا ہے

۳۔ مصر کے آثار سے جو صحائف نکلے ہیں جو کہ "ناگ حمادی لائبریری" کے نام سے شائع ہوگئے ہیں۔ ان میں سے ایک صحیفہ کا نام ہے The concept of our Great power.

یہ صحیفہ چوتھی صدی میں مرتب ہوا اس صحیفہ میں شروع سے لے کر آخر تک علامتی زبان ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دنیائے عیسائیت میں ایک سو بیس سال والی روایت بدستور موجود تھی۔ اس صحیفہ کے بین السطور میں ایک روایت کی جھلک ملتی ہے۔ مفہوم درج ذیل ہے۔

"ایک سو بیس کا عدد اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا ہی عزت والا ہے۔ طوفان سے پہلے حضرت نوحؑ کی وساطت سے اللہ تعالیٰ نے ایک سو بیس سال تک نیکی کی تعلیم دی۔ یسوع آیا۔ اس کا دور بھی ایک سو بیس سال پر مشتمل ہے۔ آپ نے بھی ایک سو بیس تک تعلیم دی۔"

(ناگ حمادی لائبریری ص۲۸۵، ۲۸۶)

اس لائبریری کے ایک دوسرے صحیفے میں ہے کہ حضرت مسیحؑ نے بچپن سے ہی تعلیم دینا شروع کردی۔ گویا مہد سے لحد تک حضرت مسیحؑ کا دور ایک سو بیس سال کا سمجھا گیا۔

ایک سو بیس سال کا عدد کیسے عزت و رفعت والا ہے۔ اس کے پس منظر میں تورات کا ایک حوالہ ہے۔ اور وہ یہ ہے

"اور خدا نے کہا کہ میری روح آدمی میں ہمیشہ نہ رہے گی۔ کیونکہ وہ جسم ہے اور اس کے ایام ایک سو بیس برس تک ہوں گے۔"

(پیدائش ۶/۳)

اس میں ایک سو بیس سال کو کامل و مکمل عمر کہا گیا ہے۔

چنانچہ تورات میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے ایک سو بیس سال عمر پائی۔

اور اسی طرح سلسلہ موسوی کے آخری خلیفہ کے لئے بھی ایک سو بیس سال عمر پانا مقدر تھا۔ یہ اشارہ بلیغ ہے جسے سمجھنے کی ضرورت ہے۔

ان حوالوں سے ظاہر ہے کہ ایک سو بیس سال کی حقیقت تاریک پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ لیکن اس کی جھلک عیسائی لٹریچر میں موجود ہے۔

سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے پہلے اس راز کو کھول دیا۔ آپ نے بتایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے کہا کہ عیسےٰ اس دنیا میں ایک سو بیس سال تک زندہ رہے۔

یہ عظیم الشان انکشاف ہے جو کسرِ صلیب کی بنیاد ہے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی

روزانہ التزاماً مانگی جانے والی چند دعائیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

" والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اوّل:۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم:۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین اولاد عطا ہو اور اللہ تعالےٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم:۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ وہ سب دین کے خادم بنیں۔

چہارم:۔ اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم:۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں۔ خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔"

(الحکم جلد ۴ نمبر ۲ مورخہ ۱۷ر جنوری ۱۹۰۰ء خط نمبر ۶ مولانا عبدالکریم صاحب) (ملفوظات جلد دوم ص۴-۵)

— زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اذکروا موتٰکم بالخیر

افتخار احمد صاحب وینس مرحوم

میرا بیٹا افتخار احمد وینس عرصہ قریباً نو دس سال سے لنڈن میں رہائش پذیر تھا۔ پیدائشی احمدی تھا اور صوم و صلوٰۃ کا بڑا پابند تھا۔ خاص کر غریبوں کا بڑا ہمدرد تھا۔ حضور خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا بڑا عاشق تھا۔ حضور کا بھی اس کے ساتھ بہت پیار تھا بلکہ جب لنڈن جانے لگا تو حضور اقدس نے اپنی شفقت اور کرم نوازی سے تین ہزار روپیہ بطور قرضِ حسنہ دے کر روانہ کیا جو کہ اس نے دوسرے سال واپس کر دیا۔ حضور اقدس روانہ ہوتے وقت بغل گیر ہوئے اور ایک وصیّت فرمائی کہ بیٹا نماز پنجگانہ پڑھنا اور تلاوت روزانہ کیا کرنا۔ اُس نے حضور کی اس وصیّت کو سُن کر ربوہ سے ہی تفسیر صغیر خرید لی اور اپنے پیارے آقا کے اس حکم پر تا زندگی عمل کرتا رہا۔

خاکسار بھی اُس کے پاس بیس روز لنڈن میں رہا۔ میرے ساتھ نماز باجماعت پڑھتا رہا اور تلاوت روزانہ کرتا رہا۔

غیر احمدی دوست جو اس کے پاس آتے تھے ان کو تبلیغ بھی کرتا رہتا۔ یہ عمل تو مَیں نے اپنی آنکھوں سے کرتے دیکھا تھا۔ جب بھی مَیں ان کو خط لکھتا تو یہی تاکید کرتا اور یہ بھی تحریر کرتا کہ حضور اقدس کی خدمت میں برائے دُعا کچھ نذرانہ پیش کیا کریں۔

مرحوم میرے اس حکم کی تعمیل میں جب بھی موقع ملتا ایسا ہی کرتا اور مجھے لکھتا کہ ابّا جی مَیں نے آپ کے حکم کی تعمیل کر لی ہے صدقہ و خیرات بھی کثرت سے کرتا۔

والدین کا بہت تابعدار تھا۔ دوستوں کا بڑا مخلص دوست تھا۔ جب آتا دوستوں کے لئے لنڈن سے تحفے تحائف لاتا۔

ہمشیرگان کا بڑا غم خوار تھا۔ بھائیوں کے ساتھ بڑی ہمدردی سے پیش آتا تھا۔ دیگر رشتہ داروں سے بڑے اخلاص سے پیش آتا۔ ہر جمعہ مسجد فضل لنڈن میں جا کر ادا کرتا۔ وہاں مسجد میں کوئی ضرورت مند احمدی دوست ملتا تو اس کے ساتھ بڑی ہمدردی سے پیش آتا بلکہ کسی نے ایئرپورٹ پر جانا ہوتا تو اپنی کار پر پہنچا دیتا۔ کسی کا کوئی سامان پاکستان آنا ہو تو جب بذریعہ "سڑک" آتا تو بخوشی لے آتا۔ جب پاکستان سے کوئی دوست جاتا تو اُس کی بے حد خدمت کرتا۔ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بہت پیار اور عقیدت تھی۔ غرض مرحوم بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔ ۳۲ سال کی عمر میں ۲۹ر جولائی ۱۹۷۹ء کو لنڈن ہسپتال میں فوت ہو گیا۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔

مرحوم عرصہ چھ سات سال سے خونی سرطان BLOOD CENCER میں مبتلا تھا۔ اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ایک بچّی چھوڑی ہے۔

مرحوم کا جنازہ لنڈن سے ۳۰ر جولائی کو تین بج کر پانچ منٹ پر لاہور آیا اور پھر اپنے آبائی گاؤں چک 23 G. D لے جایا گیا چک سے پھر یکم اگست کو ربوہ لایا گیا۔ حضور اقدس نے نہایت شفقت سے جنازہ پڑھایا اور حضور کے حکم کے مطابق قبرستان عام نمبر ۱ میں دفن کیا گیا۔

میری مہربان دوستوں کی خدمت میں التجا ہے کہ اس عاجز کے مرحوم بیٹے افتخار کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

مرحوم کی وفات پر مجھے بہت سے تعزیتی پیغامات ملے ہیں۔ مَیں ہر ایک پیغام کا جواب نہیں دے سکا مَیں سب دوستوں کا شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے بہتر جزا دے۔ آمین

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(چوہدری) نور احمد وینس
ربوہ

تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگِ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اس کو کہتے ہیں کہ جس میں بدی کا شبہ بھی ہو اس سے بھی کنارہ کرے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۲۱)

مکرم قریشی فضل حسین صاحب مرحوم

میرے پیارے محسن اور شفیق بھائی مکرم قریشی فضل حسین صاحب ۴۶ سال کی عمر میں مؤرخہ ۲۲ر اپریل ۱۹۷۹ء کو مختصر سی بیماری میں اچانک وفات پا گئے۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون۔ اپریل ۱۹۳۵ء میں اپنے گاؤں محب پور تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں میں حاصل کی اور پھر چک ۹۵ جنوبی ضلع سرگودھا سے ۱۹۵۱ء میں میٹرک کا امتحان فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ چونکہ والد صاحب جے۔وی۔ ٹیچر تھے اور مزید اخراجات نہیں برداشت کر سکتے تھے لہذا مجبوراً بھائی جان کو ملازمت اختیار کرنا پڑی اور مارچ ۱۹۵۳ء میں ٹی۔ ڈی۔ اے یعنی تھل کے محکمہ میں منسلک ہو گئے۔

یہیں سے اپنی دینی اور دنیوی زندگی کا بھرپور آغاز کیا۔ محکمانہ تبادلوں کی وجہ سے تھل کے مختلف شہروں میں رہے مگر زیادہ عرصہ جوہر آباد میں رہے۔ جب تک جوہر آباد میں رہے، سیکرٹری مال اور قائد خدام الاحمدیہ کے عہدوں پر فائز رہے۔ اپنا کام بہت احسن طریقے سے سرانجام دیتے۔ ہر اتوار کو وقارِ عمل مناتے۔ مسافروں کو سامان اُٹھانے میں مدد دیتے اور پانی پلاتے۔ ہسپتال میں مریضوں کی بیمار پُرسی کے لئے جاتے اور پھل وغیرہ تقسیم کرتے۔ بعض دفعہ تمام خُدّام کو مختلف مقامات پر سیر کے لئے لے جاتے۔

اس کے علاوہ قائد آباد، لیاقت آباد بھکر اور لیہ کی جماعتوں میں سیکرٹری مال اور قائد رہے اور بعض جماعت میں صدر بھی رہے۔

غالباً ۱۹۴۹ء کو ٹی۔ ڈی۔ اے کا محکمہ ختم کر دیا گیا اور بھائی کو محکمہ زراعت میں گورنمنٹ سروس میں لے لیا گیا۔

آخری ایام میں سرگودھا زرعی مشینری کے دفتر میں ملازم تھے اور رہائش سرگودھا کی پُرانی احمدیہ مسجد واقع بلاک نمبر ۹ میں رکھتے تھے۔ جتنا عرصہ وہاں رہے جماعت کی امامت کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ صوم و صلوٰۃ کے اتنے پابند تھے جب سے ہوش سنبھالا نماز قضا نہیں کی بلکہ بیماری کی حالت میں بھی اکثر بھول کر ایک وقت میں دو دو نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے حالانکہ ہم کہتے تھے کہ آپ نے نماز پڑھ لی ہے مگر پھر بھی دوبارہ پڑھ لیتے۔

دو شادیاں کیں مگر اولاد کی نعمت سے محروم رہے۔ نہایت سادہ آدمی تھے بہت درویشانہ زندگی بسر کرتے تھے۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے اور امامِ وقت کے ہر حکم کی تعمیل اپنا فرض سمجھتے تھے۔ تکلیف کے وقت صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑتے۔ آخر میں احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قُرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

قریشی ظفر حسین
سینئر الیکٹریشن
کریسنٹ شوگر ملز
فیصل آباد

زکوٰۃ کو ادا کیجئے جو صاحبِ نصاب مسلمان پر فرض ہے

وقفِ زندگی میں دائمی لذّت اور سرور ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذّت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمّہ بھی اس لذّت اور سرور سے ان کو مل جائے تو بے انتہا تمنّاؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آئیں۔ مَیں خود جو اس راہ کا پُورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے مَیں نے اس راحت اور لذّت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کے بھی زندہ ہوں اور پھر مروں تو ہر بار میرا شوق ایک لذّت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔"

(الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۵ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزِ احمدیت میں احمدی بچوں کے تین دن

مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے پینتیسویں سالانہ اجتماع کی رُوداد

(مرتبہ: مکرم سلطان احمد صاحب مبشر۔ ربوہ)

(۲)

آقا کا اپنے اطفال سے خطاب

سوا بارہ بجے ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقامِ اجتماع تشریف لائے۔ صدر صاحب، مہتمم صاحب، مرکزی سیکرٹریان اور منتظمین اجتماع نے حضور کا آگے بڑھ کر استقبال کیا جب حضور پنڈال میں داخل ہوئے تو گلستانِ احمد علیہ السلام کی نوخیز کلیوں نے اپنے آقا کا کھڑے ہو کر نعروں سے استقبال کیا۔

ازاں بعد حضور کے ارشادِ مبارک پر حافظ فضل ربی رکن مجلس اطفال الاحمدیہ راولپنڈی شہر نے تلاوت کی جس کے بعد حضور نے "اطفال الاحمدیہ کے وعدہ" میں ترمیم کے ساتھ شمعِ احمدیت کے ان ننھے منے پروانوں سے مندرجہ ذیل وعدہ لیا:۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا
شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهٗ۔

میں وعدہ کرتا ہوں کہ دینِ اسلام اور جماعتِ احمدیہ، قوم اور وطن کی خدمت کے لئے ہر دم تیار رہوں گا ہمیشہ سچ بولوں گا کسی کو گالی نہیں دوں گا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کی کوشش کروں گا

انشاء اللہ"

"وعدہ" کے بعد دار البرکات ربوہ کے دو اطفال انتصار نذر اور افتخار نذر نے مل کر حضرت سید میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی نظم "احمدی کی تعریف" خوش الحانی سے پڑھی۔ نظم کے بعد حضور کے ارشاد پر ان اطفال کے ساتھ ساتھ باقی اطفال نے بھی پہلا بند دوہرایا۔

بعد ازاں حضور نے اپنا روح پرور خطاب شروع فرمایا۔ حضور نے اطفال کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا میں انسان بستے ہیں اور ساری دنیا میں بچے پیدا ہوتے ہیں اور ساری دنیا کے بچوں کے ایک حصہ کی عمر سات سے پندرہ سال تک ہے جنہیں ہماری اصطلاح میں اطفال کہا جاتا ہے مگر بچوں بچوں میں فرق ہے۔ دنیا میں بعض بچے ایسے ہیں جنہیں یہ احساس ہے کہ ان کا مستقبل بہت تاریک اور اندھیرا ہے۔ ان کی زندگی ناکام زندگی ہے۔ بعض بچوں کا مستقبل یا آئندہ زندگی زیادہ تاریک تو نہیں کیونکہ انہیں کسی قدر تعلیم دی جاتی ہے لیکن انہیں حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ ان سے معمولی اور حقیر کام کئے جاتے ہیں۔ کام زیادہ لیا جاتا ہے لیکن گذارہ بہت کم دیا جاتا ہے۔ پھر بعض بچے ایسے بھی ہیں جن کو پڑھایا جاتا ہے لیکن ان کو جو کتب پڑھائی جاتی ہیں وہ انہیں اپنے خالق و مالک خدا سے بہت دُور لے جاتی ہیں لیکن تم اے احمدی بچو خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور اس کی حمد کرو کہ تم ان بچوں میں سے نہیں ہو۔ دنیا کے باقی بچوں کے مقابلہ میں تمہارا مستقبل کہیں زیادہ روشن، خوشحال اور خوشیوں سے معمور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں وعدہ دیا ہے کہ تمہارے ذریعہ اسلام غالب آئے گا۔ جب تم بڑے ہو گے دین سیکھو گے اور خدا سے دعائیں کرو گے تو زندہ خدا سے تمہارا زندہ تعلق پیدا ہو جائے گا۔ تم خدا کی راہ میں قربانیاں کرنے والے ہو گے۔ تمہارے دل میں نوعِ انسان کا درد ہو گا۔ تمہارے ذریعہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا تمام دنیا میں گاڑا جائے گا اور گاؤں گاؤں میں آپ کی آواز گونجے گی۔ وہ وقت آنے والا ہے کہ تمہارا خدا تم سے بے حد پیار کرے گا۔

حضور نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے تم اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی کوشش کرو۔ اپنے مقام کو پہچانو اللہ تعالیٰ تمہیں اس بات کے جاننے کی توفیق عطا کرے کہ تم سب سے خوش نصیب بچے ہو اور خدا کرے کہ تم عملاً بھی اسی طرح خوش قسمت بنو جس طرح وعدہ اور بشارتوں کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں خوش قسمت بنا دیا ہے۔ آمین

حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب بارہ بجکر ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔

تقاریر علمائے سلسلہ اور درسِ حدیث

پہلے روز نماز مغرب وعشاء کے بعد کا پروگرام علمائے سلسلہ کی تقاریر کے لئے مخصوص تھا۔ سو یہ پروگرام تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے اطفال سے "احمدی بچوں کی ذمہ داریاں" کے عنوان پر خطاب کیا پھر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری سابق مبلغ انچارج مغربی جرمنی نے اپنے بعض دلچسپ تبلیغی واقعات سنائے۔

اس دلچسپ علمی وتربیتی اجلاس کا اختتام دعا سے ہوا جو مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے کرائی۔

۲۲ر اکتوبر کی صبح منیر احمد صاحب جاوید سیکرٹری عمومی نے بعد از نماز فجر درسِ حدیث دیا۔

سلائیڈز

حضرت مہدی علیہ السلام کے اطفال کو بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام کے واقعات سے تصویری طور پر متعارف کرانے کے لئے دوسرے روز رات کو مبلغِ اسلام مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر سابق مہتمم اطفال نے سلائیڈز دکھائیں اور باری باری ان کے متعلق اطفال کو بتایا اس پروگرام میں بھی اطفال نے اپنی دلچسپی اور لگن کا اظہار کیا۔ یہ پروگرام ۹ بجکر ۳۰ منٹ رات تک جاری رہا۔

مرکزی عاملہ اور ناظمینِ ضلع کا اجلاس

دوسرے دن ہی رات کو ۸ بجے شب مجلس اطفال الاحمدیہ کی مرکزی مجلسِ عاملہ اور ناظمینِ اطفال ضلع کا اجلاس بصدارت محترم مہتمم صاحب اطفال مرزا محمد الدین ناز منعقد ہوا۔ دعا کے بعد ناز صاحب محترم نے باہمی تعارف کرایا اور بوستانِ مسیح کے نوعمر پھولوں کی بہتر طور پر نگہداشت کرنے کے لئے ہدایات دیں یہ ہدایات ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔

(باقی)

درخواستِ دعا

مکرم عبد الغفار خان صاحب سیکرٹری مال جماعتِ احمدیہ سرگودہا شہر کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عزیز زبیر احمد ابن مکرم شاہنواز صاحب نے کیڈٹ کالج میں داخلہ ملنے کی خوشی میں یکصد روپیہ تعمیر مساجد کے فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ عزیز زبیر احمد کو اپنے ملک اور قوم کی کماحقہ خدمت کرنے کی توفیق بخشے اور بابرکت مستقبل سے نوازے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

(۲) خاکسار اپنے ماموں اور ممانی صاحبہ اور اپنی والدہ اور اساس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے۔

عبد الرشید تبسم
کارکن وقف جدید ارشاد

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر ۲۴۳۱۳:-

میں مولوی شوکت حسین شاد قادیانی ولد منشی محمد حسین صحابی قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان حال کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۳۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ شوکت حسین شاد فلیٹ نمبر ۷-۱۸۱ بلاک نمبر ۲ کمرشل ایریا پی۔ ای۔ سی ایچ۔ ایس۔ طارق روڈ کراچی ۲۹ پاکستان۔

گواہ شد۔ حکیم عطاء اللہ نیتا پرکاش بھون جہانگیر منتھگی روڈ کراچی ۳۔

گواہ شد۔ مسعود احمد خورشید وصیت ۹۰۲۲

مسل نمبر ۲۴۳۱۴:-

میں محمد ظفر اللہ ولد منشی حمید الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

مکان واقع اورنگی ٹاؤن کراچی مالیتی /۸۰۰۰ روپے۔

پلاٹ دس مرلہ واقع طاہر آباد مالیتی /۴۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ /۷۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت ملازمت ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد ظفر اللہ ۷۰۹۲ سندھ انجینئرنگ کمپنی پوسٹ بکس ۵۲۶۲ ویسٹ وہارف کراچی۔

گواہ شد۔ مظفر احمد منصور وصیت ۱۸۲۸۲

گواہ شد۔ اعجاز احمد پریذیڈنٹ حلقہ اورنگی ٹاؤن کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۳۱۵:-

میں میر حسین محمود ولد سفیر الدین صاحب قوم راجہ پیشہ بڑھئی عمر ۴۲ سال بیعت ۲۰ فروری ۱۹۶۸ء ساکن کراچی ضلع کراچی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱۱/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت /۴۰۰ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ میر حسین محمود پلاٹ ۱۴۸-B اورنگی ٹاؤن ۴-۴ کراچی ۴۳

گواہ شد۔ مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت ۱۸۲۸۲

گواہ شد۔ کرامت حسین مختار ۱۱/۱۴۶-B اورنگی کالونی سیکٹر ۴-۴ اورنگی ٹاؤن کراچی

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب

کراچی کے مخلص احمدی دوست مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب کی وفات پر جماعت احمدیہ کراچی نے مورخہ ۹/۱۱/۷۹ کو مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے:-

"جماعت احمدیہ کراچی مکرم مرزا عبدالرحمٰن صاحب کی وفات پر اپنے گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ مرزا صاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کراچی کے محاسب کے طور پر خدمات سرانجام دیتے رہے۔ حساب کتاب کے فن میں کامل دسترس رکھتے تھے۔ آمد و خرچ کا حساب اتنی عمدگی اور صفائی سے رکھتے تھے کہ جب کبھی اور جس وقت ضرورت پڑتی فوراً حساب پیش کر دیتے۔ خاص طور پر موصی احباب کو جب کبھی ضرورت پڑتی ان کے ادا کردہ چندہ جات کی پوری تفصیل ان کو مہیا کر دیتے۔ مرزا صاحب مرحوم حکومت پاکستان کے ایک اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے۔ لیکن سلسلہ کا کام ایک معمولی کلرک کی طرح سے سرانجام دیتے ریٹائر ہونے کے بعد ہمہ وقت سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف تھے۔ ہر روز بطور ڈیوٹی احمدیہ ہال میں اپنے مفوضہ فرائض کی سرانجام دہی کے لئے جاتے اور کئی کئی گھنٹے کام کرتے حتیٰ کہ عام تعطیل کے دنوں میں بھی اگر کام کا تقاضہ ہوتا تو احمدیہ ہال دفتر میں حاضر ہو جاتے بلکہ اگر کام زیادہ ہوتا تو گھر پر لے آتے اور ختم کرکے دم لیتے۔ ان کے کام کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ جماعت کراچی کے چندہ جات اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تمام جماعت کے مجموعی چندہ جات کا تقریباً چھٹا یا ساتواں حصہ ہوتے ہیں۔ اور یہ رقم مجموعی طور پر تقریباً بیس بائیس لاکھ روپیہ سالانہ ہوتی ہے جو بیس پچیس مدّوں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اتنی بڑی رقم کا مدّوار حساب رکھنا خاصہ محنت طلب کام ہے۔ جو مرحوم نہایت عمدگی سے سرانجام دیتے رہے۔ آپ نہایت بے لوث اور بے نفس اور مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے۔ اس محنت شاقہ کو نہایت خندہ پیشانی سے برداشت کرتے اور کبھی اس پر فخر نہ کرتے۔ بلکہ ہمیشہ کہتے کہ یہ اللہ کا فضل ہے جو اس نے دین کی خدمت کی تھوڑی بہت توفیق دے رکھی ہے۔ "خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرمائے اور اپنے قرب میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ نیز ان کی اہلیہ اور بچوں و دیگر پسماندگان خصوصاً ان کی ہمشیرہ محترمہ کا حافظ و ناصر ہو اور ان کو یہ صدمہ صبر و شکر سے برداشت کرنے کی توفیق بخشے آمین۔"

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی)

دعائے نعم البدل

مکرم محمود احمد صاحب ٹیلر ماسٹر سابق سیکرٹری مال دوحہ قطر، حال دارالعلوم غربی کا بچہ بعمر چھ ماہ مورخہ ۱۱-۱۲ نومبر کی درمیانی شب کو بقضائے الٰہی وفات پاگیا۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نماز جنازہ مکرم قریشی فضل الحق صاحب گول بازار نے پڑھائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بچے کے والدین اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم بچے کو جنت فردوس میں جگہ دے اور والدین کو نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

(میر عبدالواحد جاوید کارکن شفاخانہ رفیق حیات گول بازار۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب سبز اشتہار مقرر کی گئی ہے۔ اس کی قیمت ۱۔۵۰ روپیہ ہے اور دفتر سے حسب ضرورت مل سکتی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

محترم نواب محمد احمد خان صاحب مرحوم ایک دعاگو اور درویش صفت انسان تھے

نظارت اصلاح وارشاد اور مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی قرارداد تعزیت

ربوہ - ۱۹ر نبوت (نومبر) - نظارت اصلاح وارشاد اور مربیان سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک قرارداد میں محترم نواب محمد احمد خان صاحب مرحوم و مغفور کی رحلت پر دلی غم والم کا اظہار کیا ہے - قرارداد کا متن درج ذیل ہے :-

قراردادِ تعزیت

دلی غم والم کے ساتھ نظارت اصلاح وارشاد اور مربیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ حضرت حجۃ اللہ نواب محمد علی خان صاحبؓ اور شعائر اللہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کے فرزند محترم نواب محمد احمد خان صاحب رحلت فرما گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ سلسلہ کے ایک مخلص فدائی، دعا گو اور درویش صفت انسان تھے۔ جس مجلس میں بیٹھتے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اپنی والدہ محترمہؓ سے سُنی ہوئی روایات بیان کرتے جس سے سُننے والوں کے علم اور ایمان میں اضافہ ہوتا - دو نمایاں خصوصیات آپ کی یہ تھیں کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے رشتہ میں بھائی بھی تھے لیکن خلافت کا احترام اس کی عظمت اور شوکت کو پوری طرح ملحوظ رکھتے ہوئے کرتے - نیز آپ نمازوں کی ادائیگی میں بڑے باقاعدہ تھے۔

ہم جملہ کارکنانِ نظارت اصلاح وارشاد و مربیانِ سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور جملہ دیگر افرادِ خاندان سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور ان کے غم میں شریک ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محترم نواب صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے - آمین ؁

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخلصین جماعت اور تحریک جدید

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ مجاہدینِ تحریک جدید سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"قرآن کہتا ہے کہ ہم نے مومنوں سے سودا کر لیا ہے۔ ہم نے اُن سے اُن کی جانیں اور مال لے لئے ہیں اور انہیں اپنی جنت دیدی ہے اگر پندرہ روپیہ کیلئے ایک سپاہی اپنی جان دے سکتا ہے تو جنت کے لئے مومن کو کتنی خوشی اور کتنی بشاشت سے قربانی پیش کرنی چاہیئے"۔

مخلصین جماعت سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرنے کے لئے تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں - جزاکم اللہ

وکیل المال اول تحریک جدید
ربوہ

محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ کی افسوسناک وفات

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترمہ فاطمہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد افضل خان صاحب مجوعہ دار الرحمت غربی ربوہ ۱۷ر نومبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب اچانک دل کا شدید دورہ پڑنے سے دو تین منٹ کے اندر اندر بعمر ۶۲ سال وفات پا کر مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ -

آپ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی دوسری صاحبزادی اور محترم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب سرگودھا کی بڑی ہمشیرہ تھیں - بہت مخلص، نیک، عبادت گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۸ر نومبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں مرحومہ کے عزیز و اقارب اور مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے - مرحومہ موصیہ تھیں - چنانچہ تدفین مقبرہ بہشتی میں عمل میں آئی - قبر تیار ہونے پر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب عطا کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرے اور دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو - آمین ؁

درخواستِ دعا میری بچی عزیزہ نسیم اختر زوجہ شیخ محمد اقبال جان کوئٹہ میں عرصہ سے بیمار ہے اور میری بیوی بھی کوئٹہ میں بیمار ہے۔ بزرگانِ سلسلہ و احباب جماعت سے صحت یابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (شیخ نذیر احمد فیض - بلال اسٹیشنرز ربوہ)

مرکز سلسلہ میں خریداری جائداد کا سنہری موقع

ایک عدد پختہ مکان جو پانچ کمروں پر مشتمل ہے اور نصف کنال زمین پر تعمیر شدہ ہے اور اس سے ملحقہ ایک کنال زمین نزد مسجد مجلہ باب الابواب برائے فروخت موجود ہیں خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر فوری رابطہ فرمائیں۔

چوہدری نذیر احمد - کوٹھی نمبر 8 (II) ڈی بلاک
ماڈل ٹاؤن لاہور - فون ۸۵۳۶۰۸

نویں دسویں

کے طلبہ کی محدود تعداد کے لئے
سستی ٹیوشن کا انتظام۔
بچاس دن میں فسٹ ڈویژن کی تیاری
مضامین :
الجبرا - فزکس کیمسٹری
انگریزی - عربی -
پتہ "البدر" ۲۲/۲ دار الصدر شمالی ربوہ
(نزد شوکت منزل)

قائدین اضلاع و مقامی خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

فارم فہرست تجنید اطفال آپ کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن مجالس نے ابھی تک اطفال کی فہرست نہیں بھجوائی وہ براہ مہربانی جلد از جلد فہرست تجنید مکمل کر کے دفتر مرکزیہ کو ارسال فرمائیں۔ جن مجالس کو فارم نہ ملے ہوں یا مزید فارم کی ضرورت ہو تو فوری طور پر دفتر مرکزیہ کو اطلاع دیں تاکہ فارم دوبارہ بھجوائے جا سکیں۔

(سیکرٹری تجنید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ - ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴